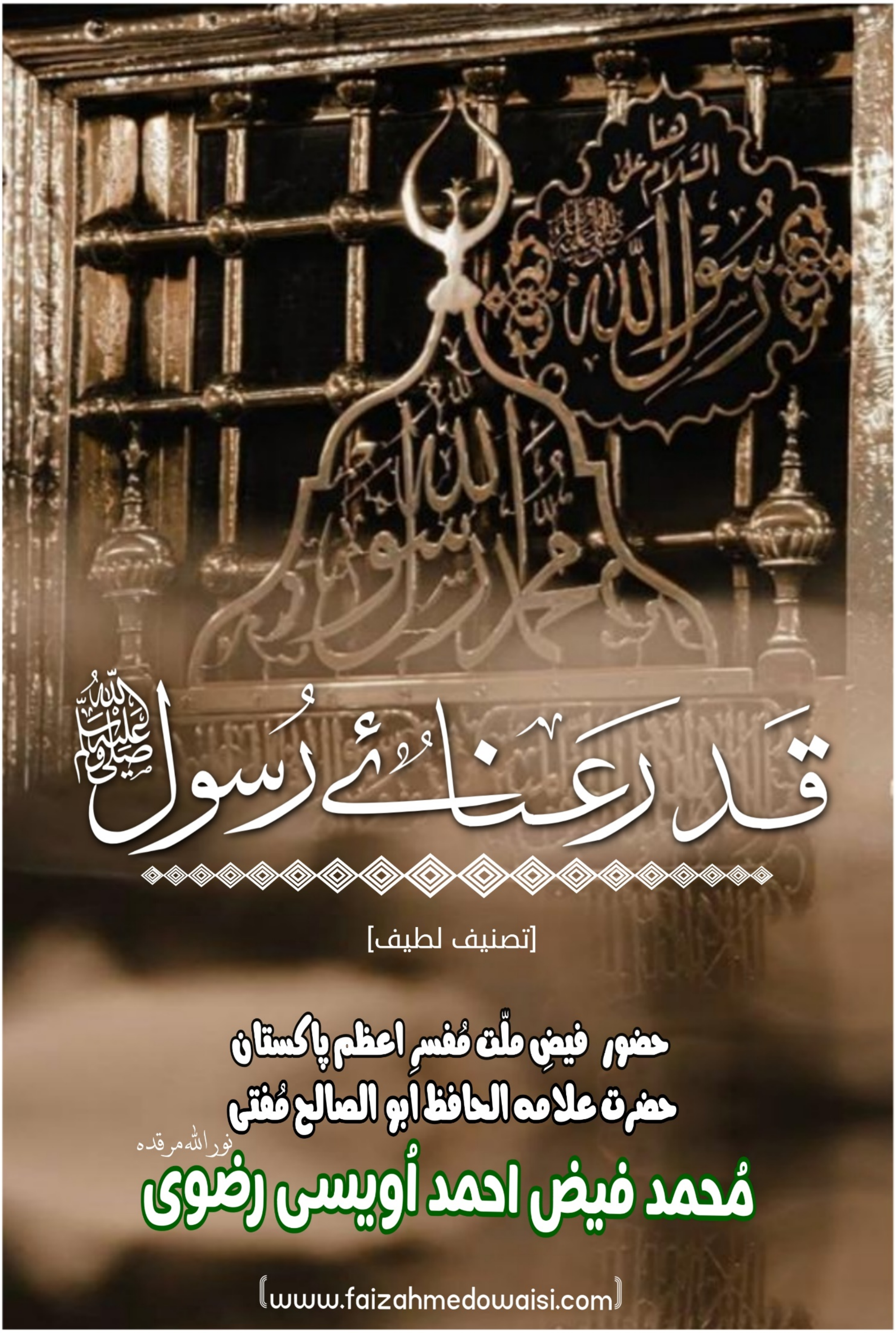


# قدرِ رعنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

[تصنیف لطیف]

حضور فیضِ ملّت مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مُفتی

نور اللہ مرقدہ

## مُحمد فیض احمد اُویسی رضوی

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

# قدرِ رعنائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

**نوٹ:** اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے ۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

# ﴾پیش لفظ﴿

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ و السلام علیٰ من لانبی بعدہ

حضور نبی پاک ﷺ کے دوسرے معجزات کی طرح آپکا قدمبارک بھی معجزہ تھا۔ فقیر اس رسالہ میں آپکے قدمبارک کے معجزات کے علاوہ دیگر ابحاث کو جمع کرکے اس رسالہ کا نام تجویز کرتا ہے۔

## "قدر عنائے رسول"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حبیب پاک شہ لولاک ﷺ کے طفیل فقیر کی یہ خدمت قبول فرماکر فقیر کے لئے توشہ آخرت اور قارئین کے لئے راہ ہدایت کا موجب بنائے۔(آمین)

وماتو فیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وصلی اللّٰہ الرب الکریم علیٰ حبیبہ الرؤف الرحیم وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

5 شعبان 1933ھ

بہاول پور۔پاکستان

**نوٹ :** اسکی اشاعت کافی انتظار کے بعد حاجی محمد اویس رضا قادری نے ہمت فرماکر رسالہ ھذا شائع کر دیا

فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

2 محرم الحرام 1424ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لحقیقه والصلوۃ والسلام علیٰ امام الانبیاء

اما بعد! مُسلّم عقیدہ ہے کہ قدیم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اسکی ابتداء ہے نہ انتہاء۔باقی جملہ مخلوق ہر ایک کی ابتداء ہے اور انتہاء بھی اور یہ بھی مُسلّم ہے کہ مخلوق میں سب سے پہلے نبی پاک شہ لولاک ﷺ کا نورا قدس پیدا کیا گیا۔وہی نور اقدس آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکا وہی نو رپاک پشتوں اور پاک رحموں سے منتقل ہوتا ہوا سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کے شکم اطہر میں پہونچا۔مواہب لدنیہ للقسطلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے۔

انتقل النور من لا صلاب الطاہرہ الیٰ الارحام الطاہرہ۔ [1]

یعنی وہ نو ر اقدس اصلاب طاہر ہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوا پھر وہی نور بشریت کے جامہ میں عالمِ دنیا میں ظہور پذیر ہوا۔

**جامهٔ بشریت کی کیفیت:** حضور نبی پاک ﷺ کی بشریت مبارکہ کا خمیرپاک مدینہ طیبہ کے دھرتی سے لیکر تسنیم سے عرصہ دراز تک مجلاو مصفّٰی **(روشن اورپاکیزہ)** ہوا جسے کعبہ معظمہ میں و دیعت **(تحویل میں)** رکھا گیا جو سبزرنگ کی طرح چمکتا تھا یہاں سے زمین بچھائی گئی یہی خمیرمبارک طوفان نوح علیہ السلام کے دوران پھر مدینہ طیبہ میں لایا گیاجہاں اب گنبد خضرا ہے۔مذکورہ بالا مضمون مفصل طور،حضرت امام سمہودی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفاء الوفاء اور خلا صۃ الو فاء میں بہ دلائل بیان فرمایا ہے۔انکے فیض سے فقیر اویسی غفرلہ نے محبوب مدینہ میں تفصیل لکھی ہے۔

کیفیت مذکورہ کے مطابق اہلسنّت رسول اکرم ﷺ کو نوری بشر مانتے ہیں۔اس کی تفصیل و تحقیق مزید فقیر کی تصنیف ''البشر یۃ لتعلیم الامۃ'' میں پڑھئے۔

**ائمه عظام کافرمان:** ائمہ کرام محد ثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو بشر ماننے کے باوجود یہ عقیدہ رکھنا ہے۔

(ا) شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : **او بر ترست که آید بخیال**

یعنی آپ ﷺ جملہ عالمین کے فہم و ادراک سے بلند و بالا ہیں۔

اور فرمایا: **چنا نکه ہست بجز خدا نشناسد۔چنانچه خداکه چنانکه باید کے نشناسد**

---

[1]) لم يزل الله ينقلني من الأصلاب الطيبة إلى الأرحام الطاهرة

( المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، طهارة نسبه صلي الله عليه وسلم، 46/1، دارا لكتب العلمية، بيروت)

لم أزل أنتقل من الأصلاب الطاهرة إلى الأرحام الطاهرة

( مطالع النور السني في طهارة النسب العربي ويليه، المطلع الأول في انبعاث الروح المحمدي من الجمع الذاتي الخ ، ص19، دارا لكتب العلمية، بيروت)

یعنی وہ جیسا کہ ہیں سوائے خداتعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ذات کہ جیسے وہ ہے اسے خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
اسے اردوشاعر نے یوں ادا کیا ہے :

خدا و مصطفےٰ ﷺ کی کہنہ میں ادراک عاجز ہے　　　خدا کو مصطفےٰ جانے مصطفیٰ ﷺ کو خدا جانے

اورفرمایا:　ترا چنانکه توئی ہر نظرکجا بیند　　بقدردانش خود ہرکسے کندا دراک

آپ ﷺ جیسا کہ آپ ﷺ ہیں ہر نظر کب دیکھ سکتی ہے۔ہرایک بقدر دانش وفہم خودادراک کرتاہے۔

حضرت ملا علی القاری رحمہ اللہ الباری "جمع الوسائل شرح الشمائل للترمذی صفحہ ۹ جلدا "میں لکھتے ہیں کہ :

وَالْمَعْنَى بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي وَرَدَتْ فِي بَيَانِ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى صُورَةَ رَسُولِهِ الْأَعْظَمِ وَنَبِيِّهِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْوَجْهِ الْأَتَمِّ ; وَلِذَا قِيلَ مِنْ تَمَامِ الْإِيمَانِ بِهِ اعْتِقَادُ أَنَّهُ لَمْ يَجْتَمِعْ فِي بَدَنِ آدَمِيٍّ مِنَ الْمَحَاسِنِ الظَّاهِرَةِ الدَّالَّةِ عَلَى مَحَاسِنِهِ الْبَاطِنَةِ مَا اجْتَمَعَ فِي بَدَنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [2]

یعنی حقیقت یہ ہے کہ اپنے رسول معظم ونبی کریم ﷺ کی صورت مبارکہ کی تخلیق کے بارے میں جو احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں وہ تخلیق کی ساخت اورکمال کو مکمل طور ثابت کررہی ہیں کہ اسی لئے ارشاد ہے کہ کسی کاایمان مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ بلاریب حضور شافع یوم النشور کے وجودِ گرامی میں ظاہری اورکمالات اس قدر خُوبی کے ساتھ ودیعت کردیئے ہیں کہ ظاہری اوصاف کا جلال وکمال باطن کی کمال کا آئینہ دارہے، کسی اورمخلوق میں اس قدر ظاہری اور باطنی خوبیوں کا اجتماع ہرگز نہیں ہوسکتا۔

یہی حضرت علّامہ فرماتے ہیں :　وَمِنْ ثَمَّ نَقَلَ الْقُرْطُبِيُّ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ تَمَامُ حُسْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا لَمَا أَطَاقَتْ أَعْيُنُ الصَّحَابَةِ النَّظَرَ إِلَيْهِ [3]

یعنی اور اسی طرح قرطبی نے بعض راویوں سے نقل کیا ہے حضور ﷺ کے ظاہری محاسن اور جمال جہاں پورے طور پر ظاہر نہیں ہوئے اور اگر ایسا ہو بھی جاتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بھی یہ جرأت نہ ہوتی کہ آنحضور ﷺ کے چہرہ انور کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکتے ۔

یہی فرماتے ہیں :　وَأَمَّا الْكُفَّارُ فَكَانُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : (وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ) [4]

یعنی اور کفار کا تو یہ حال تھا کہ وہ بظاہر حضور ﷺ کی طرف نظر کرتے دکھائی دیتے تھے لیکن در حقیقت دیکھنے کی قوت سے محروم تھے ۔

---

[2] (جمع الوسائل في شرح الشمائل، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، 9/1، المطبعة الشرفية مصر ، طبع على نفقة مصطفى البابي الحلبي وإخوته)
[3] ایضاً
[4] ایضاً

نیز فرمایا: وَقَالَ بَعْضُ الصُّوفِيَّةِ: أَكْثَرُ النَّاسِ عَرَفُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عَرَفُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ; لِأَنَّ حِجَابَ الْبَشَرِيَّةِ غَطَّتْ أَبْصَارَهُمْ [5]

یعنی اور بعض صوفیائے کرام رحمھم اللہ علیہم اجمعین کا ارشاد ہے کہ بعض حضرات نے اللہ تعالیٰ کو تو دیکھ لیا ہے لیکن حضور ﷺ کو عارفانہ نظر سے نہیں دیکھا ہے کیونکہ ان کی اپنی بشریت کے حجاب انکی آنکھوں کو ڈھانپے ہوئے تھے۔

مزید تحقیق و تفصیل فقیر کے رسالہ "حقیقت محمدیہ" میں پڑھیئے۔

یہاں فقیر نے قدزیبا کے صرف ظاہری اوصاف بیان کرنے ہیں ورنہ باطنی اوصاف اس سے کہیں اور زیادہ ہیں۔وہ ظاہری اوصاف مندرج ذیل ہیں۔

## جسمانی طاقت

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی شخص کو بہادر و دلیر نہیں دیکھا اور حضرت حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کیا اللہ قادر و قیوم نے رسول اللہ ﷺ کو چالیس جنتیوں کی طاقت عطاء فرمائی تھی۔[6]

اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ "الجسمانیة لتعلیم البشریته" میں پڑھئے۔

(2) حضور سرور عالم ﷺ کے جسم اطہر یعنی قدزیبا سے پیدائشی طور زندگی بھر خوشبو مہکتی تھی جس کی تفصیل فقیر نے رسالہ "خوشبوئے رسول" میں لکھ دی ہے یہاں ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ جب دولت کدہ(گھر مبارک) سے مسجد میں رات کو تشریف لاتے تو آپ کی تشریف آوری کا علم خوشبو سے ہوجاتا تھا۔

## (3) بعدوصال جسم اطہر یعنی قدرعنا کو مٹی نہیں کھائے گی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔اسی دن جمعہ کو آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن رحلت فرمائی،اسی دن صور پھونکا جائے گا قیامت قائم ہوگی۔اے لوگو جمعہ کے دن مجھ پردرودو سلام کثرت سے پڑھا کرو تمہارا درود و سلام میرے آگے پیش کیا جاتا ہے۔صحابہ نے عرض کیا حضور آپ کے بعدوصال قبر کی مٹی آپ کے جسم مبارک کو بوسیدہ کردے گی تو ہمارا درود و سلام آپ کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے وہ ان کو نہیں کھاتی۔[7]

---

[5] ایضاً

[6] (مشكاة المصابيح ,كتاب الآداب, باب المخافرة, الفصل الأول ,3/1372, الحديث: 4895-(3)، المكتب الإسلامي)

[7] (سنن النسائي ,كتاب الجمعة ,إكثار الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة ,3/ 91, الحديث: 1374،مكتب المطبوعات الإسلامية, سنة النشر: 1414ھ/1994م)

(سنن ابن ماجه ,كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها , باب في فضل الجمعة ,1/ 345, الحديث: 1085، المكتبة العلمية)

(نسائی،ابوداؤد،ابن ماجہ)

**فائدہ:** اگرچہ یہ وصف دیگر انبیاء بلکہ اکابر اولیاؤ صلحا ء میں بھی ہے لیکن انہیں بھی یہ صف ہمارے نبی پاک ﷺ کے طفیل نصیب ہوا۔

(4) دشمنوں کو قد زیبا نظر نہ آتا جب وہ اذیت کا ارادہ کرتے۔بی بی اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جب سورۂ (تبت یدا ابی لہب) نازل ہوئی تو ابو لہب کی بیوی گالیاں بکتی خنجر لے کر آپ کو تلاش کرتی کعبہ میں آئی آپ اس وقت کعبہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرماتھے۔ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو اس حالت میں دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کی طرف آرہی ہے مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کو دیکھ لے گی۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتی اور تلاوت قرآن شروع کر دی۔وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑی ہوگئی اس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا اور بولی اے ابو بکر مجھے معلوم ہوا ہے تمہارے صاحب نے میر ی ہجو (توہین) کی ہے۔وہ اب کہاں ہے۔ابو بکر صدیق نے فرمایا اس گھر کے رب کی قسم بخدا میرے آقا شاعر نہیں ہیں وہ شعر نہیں کہتے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے معلوم کرو کیا تو میرے پاس کسی کو دیکھتی ہے۔اُس نے کہا تم مجھ سے مذاق کرتے ہو۔تمہارے پاس تو اور کوئی نظر نہیں آتا۔اس کے جانے کے بعد آپ نے فرمایا اللہ نے اس کے اور میرے درمیان پر دہ کر دیا تھا وہ مجھ کو دیکھ نہیں سکتی تھی۔[8] (ابو نعیم)

(5) **سایہ ندارد** : حضرت ذکوان نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم بے سایہ کا سایہ چاند کی چاندنی اور سورج کی روشنی میں نہیں ہوتا تھا۔[9]

(6) ابن سبع نے خصائص النبی میں تحریر کیا ہے رسول اکرم فخر بنی آدم نور مجسم ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ آپ نور مجسم ہیں۔آپ کا سایہ دھوپ یا چاندنی میں نظر نہیں آتا تھا۔آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ تو مجھے نو ر بنا دے۔[10]

**نوٹ:** ہمارے دور کے خوارج حضور سرور عالم ﷺ کا تاریک سایہ ثابت کرتے ہیں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انکے رد میں متعد د رسائل لکھے۔فقیر اویسی غفرلہ نے انکے فیض سے ایک رسالہ "سایہ ندارد" لکھا۔(الحمداللّٰہ علیٰ ذلک)

قد زیبا کے متعلق امام احمد رضا قدس سرہ نے حدائق بخشش شریف میں ایک مقام پر یوں بیان فرمایا ہے :

---

(سنن أبي داود، كتاب الجمعة ، باب في الاستغفار ،63/2، الحديث: 1531، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 ھ 2009 م)

8) (تفسير السيوطي،سورة الإسراء:40إلي 48، 336/4، الحديث: 1531، دار الكتب العلمية –بيروت)

9) (شرح الشفا ، فيما أظهره الله تعالي علي يديه من المعجزات وشرفه به الخ ،754/1، الحديث: 1531، دار الكتب العلمية –بيروت،الطبعة: الأولى، 1421 ھ)

(المقاصد الحسنة ، 122/1، الحديث: 126، دار الكتاب العربي –بيروت، الطبعة: الأولى، 1405 ھ 1985م)

10) (شرح الشفا ، فيما ورد من صحيح الأخبار ومشهورها بتعظيم الخ ،510/1، دار الكتب العلمية –بيروت،الطبعة: الأولى، 1421 ھ)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل الأول: في كمال خلقته وجمال صورته ،525/5، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)

سر تابقدم ہے تنِ سلطان زمن پھول لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

اور قصیدہ سلامیہ میں فرمایا :

سَروِنازِ قِدَم مغزِرازِ حِکَم یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

قدّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قُدُس جس کی ہیں قُمریاں اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

ان اشعار کی شرح فقیر کی "شرح حدائق شریف" میں پڑھئے۔

(7) جسم (یعنی قد رعنا) پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔[11] (مواہب مع زر قانی، ص249ج5، کشف الغمہ ص 5، مدارک ص 322ج 3، مدارج ص118ج ا، تفسیر عزیزی، شرح شفاء للخفا جی، ص103، ج2، جواہر البحار، ص85، ج1)

**لطیفہ:** کسی نے مکھی سے پوچھا کہ ساری مخلوق حضور نبی پاک ﷺ کے قرب کی متمنی (آرزومند) ہے لیکن ایک تو ہے جو آپ ﷺ سے دور رہتی ہے۔ جواب دیا کہ گندی ہوں لیکن گستاخ نہیں ہوں۔

**فائدہ:** چونکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ' فنافی الرسول ﷺ تھے اسی لئے آپکے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی نہ ہی نیند سے آپ کا وضوء ٹوٹتا تھا۔

(8) نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر میں جوئیں نہیں ہوتی تھیں۔ کیونکہ جوئیں میلے کچیلے اور ردی جسم میں سے بن کر ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ علم الطب کا قانون ہے اور حضور نبی پاک ﷺ لطیف تر بلکہ لطیف ترین تھے۔[12] (مواہب ص 249 ج5، کشف الغمہ ص51ج2، زرقانی)

**خوئے بدرا روئے بد:** فقیر نے ایک مجلس میں حضور سرور عالم ﷺ کی یہ خصوصیت بیان کی تو ایک روئے بد بہ خوئے بد (بدترین وبدخصلت) چیخ کر بولا کہ ایک خاتون آپ کے سر کی جوئیں دیکھتی تھی۔ ایک دفعہ آپ کے کپڑوں سے جوں نکل آئی۔ میں نے اسے کہا کہ آپ ﷺ کا ایسا کرنا امت کی تعلیم کے لئے تھا تا کہ ہمارے جیسے عوام کے لئے جوئیں نکلوانا سنت بن جائے کپڑے پر ایک دفعہ

---

[11] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الفصل التاسع والعشرون ما حدث عند مولده، 732/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث: الفصل الثالث فيما تدعو ضرورته إليه صلى الله عليه وسلم من غذائه وملبسه ومنكحه وما يلحق بذلك، النوع الثانى فى لباسه صلى الله عليه وسلم وفراشه، 200/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(شرح الشفا. الفصل التاسع والعشرون ما حدث عند مولده، 755/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)

(كشف الغمة عن جميع الأمة، كتاب النكاح، القسم الثامن: فيما اختص به من الكرامات والفضائل، ص63، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

(جواهر البحار في فضائل النبي المختار، فتح المتعال في مدح النعال، 211/3، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)

[12] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث: الفصل الثالث فيما تدعو ضرورته إليه صلى الله عليه وسلم من غذائه وملبسه ومنكحه وما يلحق بذلك، النوع الثانى فى لباسه صلى الله عليه وسلم وفراشه، 200/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(كشف الغمة عن جميع الأمة، كتاب النكاح، القسم الثامن: فيما اختص به من الكرامات والفضائل، ص63، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

کا ہونا دوسروں کی جوں تھی نہ کہ آپکے جسم اطہر کی وہ بھی تعلیمِ امت مد نظر تھی کہ عوام سے میل رکھوایک دوسرے سے نفرت نہ کرو لیکن یہ شان

ۓ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

(9) مچھر،پسو وغیرہ آپ ﷺ کا خون مبارک نہ چوستا تھا۔[13] (مواہب لدنیہ مع زرقانی ص249ج 5)

**فائدہ:** یہ موذی ہیں اور موذی تو حضور سرورِ عالم ﷺ کا ادب کرتے تھے لیکن افسوس ہے کہ یہ موذی الٹا حضور سرورِ عالم ﷺ کی اذیت رسانی پہ کمربستہ ہیں۔تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ"موذی اور وہابی"

**انتباہ:** عیب جوئی کی تلاش میں رہنا عیب گوئی میں مشغول رہنا انکا مشغلہ ہے یہی رسول اللہ ﷺ کی اذیت ہے۔

جب مسجد نبوی شریف کی توسیع نہیں ہوئی تھی کبوتر مسجد نبوی شریف میں گھومتے رہتے تھے۔میں نے احباب سے کہا کہ کبوتر با ادب ہیں کہ مسجد نبوی شریف میں دانے چگتے رہتے ہیں لیکن گندگی نہیں پھیلاتے۔میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ مسجد شریف کی ایک جگہ کھرچ رہا ہے میں نے کہا خیر ہے۔اس نے کہا یہاں کبوتر کی بیٹ کا خدشہ ہوا میں نے کہا کھرچ لوں شاید ملے تو اُویسی صاحب کو رسوا کروں۔میں نے کہا تمہارا دونوں جہانوں میں منہ کالا۔ساری زندگی عیب جوئی میں گذارو گے۔

(10) نبی پاک ﷺ کا جسمِ اطہر چیچک کے دانے تو دور کی بات ہے چیچک کے بخار سے بھی محفوظ رہا۔(حاشیہ شرح اسباب)

**فائدہ:** اسی حاشیہ میں اسکا سبب یہ لکھا کہ چیچک یا کم از کم بخارر کا ہونا ہر انسان کو ضروری ہے اس لئے کہ ہر بشر ماں کے پیٹ میں ماہواری خون پیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم اقدس میں رونق افروز رہے آپ کی غذا یہ خون نہ تھا اسی لئے ہر بشر کی ناف کاٹی جاتی ہے اور آپ ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

(11) نبی کریم ﷺ کے جسمِ اطہر ہر اس مرض(جس سے عیب و نقص لازم آئے)سے محفوظ تھا۔اس کی مزید تحقیق اور حوالہ جات "انارۃ القلوب بصارۃ یعقوب"میں پڑھئے وغیرہ وغیرہ۔

(12) عام اجسام سستی اور کاہلی سے جمائی کا شکار ہوتے ہیں۔آپ ﷺ کا جسم مبارک اس کاہلی اور سستی سے محفوظ تھا[14](مواہب و زرقانی ص 248ج 5) یوں ہی ہر نبی پاک علیہم السلام کے لئے تھا۔

---

[13] ( المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ، المقصد الثالث: الفصل الثالث فيما تدعو ضرورته إليه صلى الله عليه وسلم من غذائه وملبسه ومنكحه وما يلحق بذلك ، النوع الثانى فى لباسه صلى الله عليه وسلم وفراشه ، 2/200،المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[14] ( المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ، المقصد الرابع وفيه فصلان: الفصل الثانى فيما خصه الله تعالى به من المعجزات وشرفه به على سائر الأنبياء من الكرامات والآيات البينات خصائص النبي ص من الفضائل والكرامات، 2/63،المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

**علاج جمائی:** جسے جمائی آنے لگے تو تصور کرے کہ انبیاء علیہم السلام جمائی سے پاک تھے تو جمائی رک جاتی ہے۔[15](ر دالمختار ص153ج1)

(13) حضور نبی پاک ﷺ کا جسم مبارک احتلامی عارضہ سے پاک تھا۔[16](مواہب مع زر قانی ص249ج5)

بلکہ آپکی ازواج مطہرات اور دیگرانبیاء علیہم السلام بھی اس عارضہ سے محفوظ تھے۔مزیدجسمانیت مبارکہ کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "الجسمانية لتعليم الامة"

## [قد مبارک کی رعنائی]

## ﴿احادیث مبارکہ﴾

(1) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ[17]

یعنی حضور نبی پاک ﷺ کا قد پاک نہ انتہا ئی چھوٹا نہ انتہائی لمبا بلکہ موزوں و مناسب تھا ۔(الوفابا حوال المصطفیٰ ص 403ج2)

(2) حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے :

أنه سمعه يقول: «كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير[18]

یعنی میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی نعت ان الفاظ میں کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ زیادہ دراز اور کو تا ہ قد نہ تھے۔(شمائل ترمذی)

(3) حضرت ابراہیم بن محمد اپنے جدا مجد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حبیب خدا ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے قامتِ زیبا کے بارے میں فرمایا: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ[19]

یعنی آپ نہ انتہائی بلند قامت تھے اور نہ ہی بالکل کوتاہ بلکہ آپ ﷺ کا قد انور مناسب تھا۔(مشکوٰہ ص17)

(4) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے منقول دوسری روایت یوں ہے کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالذاهب طولًا ، وفوق الربعة إذا جامع القوم غمرهم .[20]

---

15) (رد المحتار على الدر المختار ،مطلب في التبليغ خلف الإمام ، آداب الصلاة ، 478/1، دار الفكر بيروت ، الطبعة: الثانية ، 1412هـ 1992م)

16) ( المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ، القسم الرابع: فيما اختص به صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات ، 343/2 ،المكتبة التوفيقية ، القاهرة مصر)

17) ( مسند أبي داود الطيالسي ، 142/1 ، الحديث:166 ، دار هجر – مصر ، الطبعة: الأولى، 1419 هـ 1999 م)

18) ( الشمائل المحمدية للترمذي ، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ، 15/1 ، دار إحياء التراث العربي بيروت)

19) (مشكاة المصابيح ، كتاب الفضائل والشمائل ، باب أسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته ، 1609/3 ، الحديث: 5791-(16)، المكتب الإسلامي)

20) ( المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ، المقصد الثالث ، الفصل الأول في كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه ، 75/2 ،المكتبة التوفيقية ، القاهرة مصر)

یعنی حضور ﷺ دراز قد نہ تھے جب لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے ۔(المواہب اللد نیہ مع زرقانی ص 194 ج 4)

(5) حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ آپ کے جسم اطہر کے اعتدال کے بارے میں کہتے ہیں کہ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مقصدا [21]

یعنی آپ ﷺ کا قد انور معتد ل تھا۔(سبل الہدی)

**فائدہ:** لغت میں مقصد کا معنی یوں بیان ہوا ہے : لَيْسَ بِطَوِيلٍ وَلَا قَصِيرٍ وَلَا جَسِيمٍ [22]

یعنی ایسے جسم کو مقصد کہتے ہیں جو قد میں لمبا ہو نہ پست اور نہ ہی اس میں موٹا پا ہو ۔

(6) حضور سرور عالم ﷺ کے قداقدس کو ام معبد رضی اللہ عنہا نے یوں بیان کیا کہ اس میں سید نا صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ کے قد وں کا تقابل بھی کیا ہے۔

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَبْعَةٌ لا تَشْنَؤُهُ مِنْ طُولٍ وَلا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ . غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ. فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا. وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا. [23]

یعنی آپ کا مبارک قد نہایت خوبصورت میانہ تھا نہ ایسی طوالت کہ دیکھنے والا نا پسند کرے اور نہ ایسا پست کہ حقیر نظر آئے (بلکہ) وہ دو شاخوں کے درمیان ترو تازہ شاخ کی مانند تھا اور ان تینوں میں زیادہ حسین نظر آرہا تھا۔(شمائل الرسول ص46)

**فائدہ:** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رفقائے رسول ﷺ آپ کی حفاظت کیلئے آپ ﷺ کو درمیان میں رکھتے کہ کوئی موذی آپہونچے تو پہلے وہ قربان ہو۔سید نا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس طرح کی جان نثاری مشہور ہے کہ ہجرت کے دوران حضور علیہ السلام کے لئے دائیں بائیں دور دور تک چکر لگاتے کہ کوئی موذی اچانک آپ ﷺ کو ضرر نہ پہونچا دے۔

(7) حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ کے قد زیبا کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ

---

[21] ( سبل الهدى والرشاد، الباب الثامن عشر في طوله واعتدال خلقه ورقة بشرته صلى الله عليه وسلم، 83/2، دار الكتب العلمية بيروت ، لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

[22] (جمع الوسائل في شرح الشمائل، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، 54/1، المطبعة الشرفية مصر ، طبع على نفقة مصطفى البابي الحلبي وإخوته)

[23] ( دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، باب اتباع سراقة بن مالك بن جعشم أثر رسول الله صلى الله عليه وآله الخ، 495/2، دار الكتب العلمية بيروت: الأولى 1405 هـ)

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر إلى المدينة للهجرة، 171/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1410 هـ 1990 م)

(السيرة الحلبية، باب الهجرة إلى المدينة، 68/2، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية 1427هـ)

كان رسول الله عليه الصلاة والسلام أحسن الناس قواما وأحسن الناس وجها [24]

یعنی محبوب خدا ﷺ قامت زیبا اور چہرہ اقدس کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔(شرح شفا ص52ج1)

(8) وصافِ نبی حضرت ہند بن ابی ہالہ قد انور کے اعتدال کو یوں بیان کرتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ، بَادِنٌ، مُتَمَاسِكٌ [25]

أَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ۔ [26]

یعنی آپ کا تمام جسم نہایت ہی معتدل تھا تمام اعضاء کامل تھے۔گوشت سے پُر ہونے کے باوجود ان میں ڈھیلا پن نہ تھا۔ قد انور اعتدال کے ساتھ دراز تھا نہ ہی پست تھا اور نہ ہی زیادہ دبلا پتلا۔(شرح الشفاء نسیم ص334ج1)

(9) سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

لم يكن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم بالطويل الْبَائِن وَلَا بالقصير المتردد وَكَانَ ينْسب إِلَى الربعة إِذا مَشى وَحده وَلم يكن على حَال يماشيه أحد من النَّاس ينْسب إِلَى الطول إِلَّا طاله رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ولربما اكتنفه الرّجلَانِ الطويلان فيطولهما فَإِذا فارقاه نسب رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِلَى الربعة [27] (الخصائص للسیوطی ص169ج1دلائل النبوۃ)

حضور ﷺ نہ ہی زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی کوتاہ قدبلکہ آپ کا قد مبارک میانہ تھا۔جب کسی طویل القامت کے ساتھ مل کر چلتے تواس سے بلند نظر آتے اور بسا اوقات دو بلند قامت آدمیوں کے درمیان چلتے توان سے بلند تر نظر آتے لیکن (دیکھنے والا حیران رہ جاتا) کہ

---

[24] (تاريخ دمشق، باب الهجرة إلى المدينة، باب صفة خلقه ومعرفة خلقه، 278/3، رقم: 675، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1415هـ 1995م)

(سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، الباب الثامن عشر في طوله واعتدال خلقه ورقة بشرته صلى الله عليه وسلم، 82/2، رقم: 675، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1414هـ 1993م)

[25] (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل الواحد والثلاثون، 627/1، رقم: 565، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، 1406هـ 1986م)

[26] (نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض، القسم الأول في تعظيم العلي الأعلي لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، 845/2، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان)

(صفة الصفوة، باب ذكر نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وذكر نسبه، 62/1، دار الحديث، القاهرة، مصر: 1421هـ/2000م)

[27] (الخصائص الكبري للسيوطي، باب الآية في طوله صلى الله عليه وسلم، 116/1، دار الكتب العلمية بيروت)

(دلائل النبوة للبيهقي، حديث هند بن أبي هالة في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، 298/1، دار الكتب العلمية، دار الريان للتراث، الطبعة: الأولى 1408هـ 1988م)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، 487/5، دار الكتب العلمية: الأولى 1417هـ1996م)

جب وہ جدا ہوتے تو وہ دراز قد اور آپ کا قد انور میانہ دکھائی دیتا۔یعنی دوسروں کے مقابلے میں اونچے دکھائی دیتے مگر تنہا معتدل اورمیانہ قد ہوتے۔

## ﴿معجزات قد مبارک﴾

ظاہری سبب کے بغیر بلندیٔ قد اقدس ایک ایسا معجزہ ہے کہ سابقہ انبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام کے متعلق کسی کو بھی یہ شان عطا نہ ہوئی۔ چند روایات ملا حظہ ہوں۔

**معجزہ:** سید نا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وما مشی مع أحد إلا طاله [28]

یعنی آپ ساتھ چلنے والے سے بلند قامت دکھائی دیتے تھے۔(تہذیب ابن عسا کر ص 319ج 1)

(2) صرف دوسروں میں کھڑے ہونے کی صورت میں ہی بلند نظر نہ آتے تھے بلکہ مجلس میں بیٹھنے کی صورت میں بھی آپ بلند نظر آتے۔

حضرت ملا علی قاری خصائص ابن سبع کے حوالے سے لکھتے ہیں :

کان إذا جلس یکون کتفه أعلی من جمیع الجالسین [29]

یعنی جب آپ (کسی مجلس میں)بیٹھتے تو آپ کے شانے مبارک دوسرے بیٹھنے والوں سے بلند نظر آتے۔(جمع الو سائل ص11ج1)

## ﴿بلندی قد وقامت کی حکمت﴾

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لعل السر في ذلك أنه لا یتطاول علیه أحد صورةً كما لا یتطاول علیه معنًى [30]

یعنی حکمت اس میں یہ ہے کہ جس طرح محا سنِ باطنہ میں آپ سے کوئی بلند نہیں اس طرح ظاہری قد و قامت میں بھی آپ سے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔

(جمع الوسائل ص11ج1)

یہی حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام میں تحریر فرماتے ہیں کہ

---

[28] (تهذيب تاريخ دمشق الكبير لإبن عساكر . الباب في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا. 320/1، دار الميسرة دمشق، 1979م)

[29] (جمع الوسائل في شرح الشمائل. الباب في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا. 11/1، المطبعة الشرفية مصر: الأولى، 1421هـ)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. الفصل الأول في كمال خلقته وجمال صورته. 488/5، دار الكتب العلمية: الأولى 1417هـ1996م)

[30] (جمع الوسائل في شرح الشمائل. الباب في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا. 11/1، المطبعة الشرفية مصر: الأولى، 1421هـ)

في الطول مزية خص بها تلويحا بأنه لم يكن أحد عند ربه أفضل منه لا صورة ولا معنى [31]

یعنی کہ یہ بلندی اس لیے تھی کہ ہر ایک پر یہ بات آشکار ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ظاہری اور باطنی احوال میں اس ذات سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

(شرح شفاء،ص153ج1)

امام خفاجی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قد انور خلقت کے لحاظ سے دوسروں سے زیادہ طویل نہیں تھا بلکہ معتدل ہی تھا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عنایت تھی کہ دیکھنے والوں کو آپ بلند دکھائی دیتے تاکہ صورت کے لحاظ سے بھی کوئی فوقیت حاصل نہ کر پائے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی تعظیم میں اضافہ ہو۔

لم يخلق أطول من غيره!! لخروجه عن الاعتدال الأكمل المحمود، ولكن جعل الله له هذا في رأي العين معجزة خصّه الله تعالى بها!! لئلا يرى تفوّق أحد عليه بحسب الصورة، وليظهر من بين أصحابه تعظيما له بما لم يسمع لغيره، فإذا فارق تلك الحالة زال المحذور وعلم التعظيم، فظهر كماله الخلقي [32](نسیم الریاض ص334 ج 1)

یعنی آپ کا قد انورزیادہ طویل پیدا نہیں کیا گیا کیونکہ اتنا طویل ہونا اعتدال کے منافی اور قابل ِ تعریف نہیں،ہاں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والی آنکھوں میں یہ بات پیدا کردی تھی کہ آپ بلند نظر آتے۔اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت اس لیے عطا کی تھی کہ کوئی صورت کے لحاظ سے بھی آپ سے بلند دکھائی نہ دے اور آپ کی تعظیم میں اضافہ ہو۔یہی وجہ ہے جب یہ ضرورت نہ رہتی تو آپ اس کمال پر دکھائی دیتے جس پر آپ کی تخلیق تھی۔

(4) امام محمد بن عبدالباقی الزرقانی اس سوال کا کہ"کیا یہ آپ ﷺ کا بلند نظر آنا اس لیے تھا کہ آپ کو دوسروں سے طویل پیدا کیا گیا تھا یا آپ کا قد انور خلقۃ میانہ ہی تھا مگر بلند دکھائی دیتا تھا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر چہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ممکن تھا کہ دوسروں سے بڑے قد کا پیدا فرما دیتا لیکن اس نے آپ کو میانہ قد ہی پیدا فرمایا۔ہاں دیکھنے والے آپ کو بلند ہی محسوس کرتے تھے۔

أن ذلك يرى في أعين الناظرين فقط، وجسده باقٍ على أصل خلقته الخ فمثل ارتفاعه المعنوي في عين الناظر، فرآه رفعة حسية [33]

---

31) (شرح الشفا، الباب في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا، 161/1، دار الكتب العلمية بيروت: الأولى، 1421 هـ)

32) (نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض، القسم الأول في تعظيم العلي الأعلي لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، 521/1، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان)

(منتهى السؤل على وسائل الوصول إلى شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم، الباب الثّاني في صفة خلقة رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، 217/1، دار المنهاج جدة: الثالثة، 1426 هـ/2005 م)

33) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ماجاء في صفة النبي صلي الله عليه وسلم، 485/5، دار الكتب العلمية: الأولى 1417هـ1996م)

یعنی آپ فقط لوگوں کی نظروں میں بلند دکھائی دیتے لیکن آپ کا جسم ِ اطہر اس حال میں بھی اصل خلقت پر (میانہ)ہی رہتا۔پس گویا آپ کی رفعت ِ معنوی کوہی اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والے کی آنکھ میں رفعت ِ حسی بنادیا تھا۔(زرقانی علی المواہب ص199ج1)

(5) موصوف بلند دکھائی دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَتَطَاوَلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ صُورَةً كَمَا لَا يَتَطَاوَلُ عَلَيْهِ مَعْنًى (34)

تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ جس طرح معنوی اور باطنی لحاظ سے کوئی بلند نہیں اسی طرح ظاہر میں بھی آپ سے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔(ایضاً)

یعنی جب کوئی شخص آپ کو کسی اجتماع یا محفل میں دیکھتا تو وہ یوں محسوس کرتا کہ آپ سب سے بلند ہیں۔حالانکہ تنہائی میں آپ کا قد زیبا میانہ ہی دکھائی دیتا۔

(6) امام بیہقی اور ابن عساکر فرماتے ہیں کہ

ان النبی ﷺ لا یمشی مع جماعة الا تمیز علیهم بقامته مهما کانوا طوالا فهذا معجزة لهٗ۔ (35)

یعنی یہ کہ نبی کریم ﷺ جب صحابہ کرام میں چلتے تو سب سے بلند وبالا دکھائی دیتے حالانکہ آپ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور یہ آنجناب ﷺ کا معجزہ تھا۔

**ازالہ وھم:**

بعض لوگ کہتے ہیں کہ معجزہ و کرامت وقتی طور ہوتے ہیں اور صاحب معجزہ وکرامت کے اختیار میں بھی نہیں ہوتا انکے اس وہم کے ازالہ کیلئے فقیر کی تصنیف ''التصرفات فی اختیار صاحب المعجزات والکرامات'' کا مطالعہ کیجئے۔مجملہ انکے دلائل میں ایک دلیل حضور سرور عالم ﷺ کا قد مبارک بھی ہے کہ مذکورہ بالا کیفیت آپکے لئے دائمی تھی اور آپکے قبضہ میں بھی۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب تمت الرسالته بعون الله الوهاب

و صلی الله تعالیٰ علیٰ حبیبه الکریم الامین وعلیٰ آله واصحابه اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

---

[34] (جمع الوسائل في شرح الشمائل. الباب في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا. 11/1. المطبعة الشرفية مصر: الأولى. 1421 هـ)
(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. ماجاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم. 485/5. دار الكتب العلمية: الأولى 1417هـ1996م)

[35] (شرح محمد بن عبد الباقی الزرقانی المالکی علی المواهب اللدنیة. 199/4. المطبعة الازهرية., 1907)

5 شعبان المعظم 1399ھ